بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحب ترتیب غروب آفتاب سے قبل مکروہ وقت میں پہلے عصر پڑھے گا یا پہلی نماز جو رہ گئی تھی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ صاحبِ ترتیب کی فجر اور ظہر دونوں نمازیں رہ گئیں اور عصر کی نماز میں بھی اتنی تاخیر ہوگئی کہ مکروہ وقت شروع ہوگیا، تو کیا اب بھی ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے وہ پہلے فجر اور ظہر ادا کرے گا، پھر عصر پڑھے گا؟ یا ایسی صورت میں پہلے عصر پڑھنی ہوگی؟ رہنمائی فرمادیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں صاحب ترتیب مکروہ وقت کے اندر صرف اسی دن کی نمازِ عصر ادا کرے گا، پھر غروبِ آفتاب کے بعد فجر اور ظہر کی نماز پڑھے گا، پھر نماز مغرب ادا کرے گا۔

تفصیل یہ ہے: صاحب ترتیب کے لیے شریعت مطہرہ کا عمومی حکم یہی ہے کہ اس پر قضا اور ادا نمازوں میں ترتیب کی رعایت کرنا لازم ہے، لیکن چند صورتیں ایسی ہیں، جن میں اس پر سے ترتیب کی رعایت ساقط ہوجاتی ہے اور اسے وقتی نماز کو پڑھنے کا حکم ہوتا ہے، ان صورتوں میں سے ایک صورت وہی ہے جو سوال میں بیان کی گئی، کہ عصر کے بعد مکروہ وقت شروع ہوجائے، تو اس میں سوائے اسی دن کی نمازِ عصر کے کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ یہ بھی اصول ہے کہ نماز کی قضا، کامل وقت میں کی جائے گی، جبکہ وقتِ مکروہ میں پڑھی جانے والی نماز، قاصر ہے۔

تنبیہ: یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ بلاوجہِ شرعی ایک نماز بھی قضا کردینا گناہِ کبیرہ ہے، اسی طرح عصر کی نماز کو بلاعذر شرعی مکروہ وقت تک مؤخر کرنا، مکروہ تحریمی ناجائز وگناہ ہے، لہذا اگر بلاعذر شرعی نماز قضاء کی یا نماز عصر میں مکروہ وقت تک تاخیر کی ہے، تو نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی بارگاہ میں سچی توبہ بھی کریں۔

<u>بیان کردہ شرعی حکم کے دلائل:</u>

صاحب ترتیب کے لیے عمومی حکم یہی ہے کہ قضا اور ادا نمازمیں ترتیب قائم رکھے، چنانچہ شمس الآئمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”الترتیب بین الفائتۃ وفرض الوقت مستحق عندنا“ ترجمہ: قضا اور ادا نمازوں کے مابین ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 01، صفحہ 153، دار المعرفۃ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو نا جائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ703، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

البتہ اگر عصر کا اتنا وقت باقی بچا کہ اس میں ظہر کی قضا نماز ادا نہیں ہو سکے گی یا مکروہ وقت شروع ہو گیا ہے، تو اب ترتیب ساقط ہو جائے گی، چنانچہ علامہ ابراہیم بن محمد الحلبی الحنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ/1549ء) لکھتے ہیں: ”ولو بقی من المستحب مالا یسع الظھر بتمامھا سقط الترتیب بالاتفاق لعدم جواز الظھر فی المکروہ“ ترجمہ: اور اگر عصر کا مستحب وقت اس قدر رہ گیا ہے کہ ظہر کی پوری نماز اس میں نہیں پڑھی جا سکتی، **تو بالاتفاق ترتیب ساقط ہے، کیونکہ مکروہ وقت میں ظہر نہیں ہو سکتی۔** (غنیۃ المستملی، باب قضاء الفوائت، ص458، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”لا یصح قضاء الظهر في وقت الاحمرار فإن ذلك الوقت لا يصح فيه إلا عصر يومه“ ترجمہ: **سورج متغیر ہونے کے وقت ظہر کی قضا درست نہیں ہوتی،** کیونکہ اس وقت میں صرف اس دن کی عصر ہی درست ہو سکتی ہے۔ (بحر الرائق مع منحۃ الخالق، باب قضاء الفوائت، جلد02، صفحہ95، دار الکتاب الاسلامی)

اوقاتِ مکروہہ میں قضاء نماز کا حکم بیان کرتے ہوئے ملک العلماء، علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”لا يجوز القضاء في هذه الاوقات لما مر ان من شان القضاء ان يكون مثل الفائت والصلاة في هذه الاوقات تقع ناقصة والواجب في ذمته كامل، فلا ينوب الناقص عنه“ ترجمہ: ان اوقاتِ مکروہہ میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ گزرا کہ قضا کی ادائیگی فوت ہونے والی نماز کی مثل ہونی چاہیے اور ان اوقات میں نماز ناقص ہوتی ہے، جبکہ اس کے ذمے کامل نماز واجب ہوئی تھی، لہٰذا ناقص اس کے قائم مقام نہیں ہوگی۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ246، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0266

تاریخ اجراء: 10 ذوالقعدۃ 1447ھ/28 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net